تعلیمی اداروں میں منشیات کا چلن ہے۔ مریض ہسپتالوں کے دروازوں پر مر رہے ہیں مگر کسی کو ان کی ہمدردی میں بولنے کی توفیق نہیں ہے۔ ہسپتالوں کے اندر ادویات کی کمی ہے۔ بازاروں میں نقلی مال دھڑا دھڑ بکتا ہے۔ معیشت کا حال پتلا ہے۔ غربت کا عفریت مٹھی (سندھ) کے صحرا میں ہر روز دو چار نحیف ونزار بچوں کو ہڑپ کر جاتا ہے جن کی مائیں اتنی بیمار اور کمزور ہیں کہ اپنے جگر گوشوں کی موت پر آنسو نہیں بہاتیں اور ان کی اپنی آنکھوں میں موت رقص کرتی ہے۔ مامتا کے سوتے بند ہو کر، ان سے آنسو بھی چھین لیتے ہیں اور چند گھنٹے بعد انہیں معلوم ہوتا کہ جس بچے کی صحت یابی کیلئے وہ وارڈ میں پڑی ہے، وہ تو لقمہ اجل بن چکا ہے۔ پینے کیلئے صاف پانی کی نایابی، عدالتوں میں زیر بحث رہتی ہے۔ حکومتیں، ملزموں کے کٹہرے میں کھڑی ہیں۔

سمندر، بدین اور ٹھٹھہ ضلع کو ہڑپ کر گیا۔ اب کون سی حکومت اور کون سی عدالت طبقات الارض میں غوطہ لگائے اور کھاری پانی کے زبان سوز ذخائر کو ماء العذب (میٹھے پانی) میں بدل ڈالے یہ سب کچھ ہماری اجتماعی غیر ذمہ داریوں کی سزا ہے۔ یہ قومی جرائم کا اثر ہے جو ناقابل معافی ہیں۔ حل کیا ہے صرف توبہ! پنجاب فوڈ اتھارٹی نے نہایت ہی غلیظ اور مکروہ جرائم سے پردہ اٹھایا ہے کہ ہر گوشت پر مردہ اور حرام ہونے کا تصور سامنے آتا ہے تو کھایا پیا، پیٹ سے اچھل کر اُبکائی کی صورت میں حلق کو آتا ہے۔ دودھ، مکھن اور دہی گائے بھینس سے حاصل نہیں کیا جاتا بلکہ کیمیکلز اور مہلک اجزائے ترکیبی سے تیار کیا جاتا ہے جس کے استعمال سے ناقابل تشخیص اور ناقابلِ علاج امراض جنم لیتے ہیں۔ عدالتیں سیاسی مقدمات کی سماعت کے بوجھ تلے دبی ہیں۔ کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ سپریم کورٹ سیاسی مقدمات کے سننے سے انکار کر دے اور اپنے اصلی کام کی طرف متوجہ ہو اور عوام کو انصاف مہیا کرے۔ اس قسم کے مقدمات کو الیکشن کمیشن میں بھیج دیا جائے۔ سیاست دانوں نے عدالتوں میں دھماچوکڑی مچا رکھی ہے جس سے عدالتوں کا پروقار ماحول برباد ہو کر رہ گیا ہے۔ پس چہ باید کرد؟ رجوع الی اللہ!۔ و ما علینا الا البلاغ المبین.

رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر و قاری بشیر حسن کو صدمہ

مورخہ 15 دسمبر بروز جمعہ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر کے قریبی رشتہ دار اور قاری بشیر حسن کے بہنوئی محمد زبیر چوک اعظم لیہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بااخلاق انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ قاری مہتاب الرحمٰن نے پڑھائی جس میں جامعہ کے مدیر التعلیم مولانا محمد عبداللہ، مفتی محمد شفیع، قاری عبدالرشید، حافظ عبدالرؤف، قاری بشیر حسن اور علی اسد یحییٰ کے علاوہ ان کے اعزہ واقرباء نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔